سوال

اگر کسی نے سودی رقم سے گائے خریدی ہو، تو اس گائے کا دودھ استعمال کرنا یا اس گائے کو پالنا کیسا ہے؟

جواب

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سود کبیرہ گناہ اور اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ اعلان جنگ ہے۔ اس لیے سود لکھنا، سود کا حساب کتاب رکھنا یا سودی بنک میں ملازمت کرنا حرام ہے، کیونکہ حرام کام میں تعاون کرنا بھی حرام ہے۔

ارشاد باری تعالی ہے:

وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَى وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ (المائدۃ: 2)

اور نیکی اور تقوی پر ایک دوسرے کی مدد کرو اور گناہ اور زیادتی پر ایک دوسرے کی مدد نہ کرو۔

اور فرمایا:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَذَرُوا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبَا إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ فَإِن لَّمْ تَفْعَلُوا فَأْذَنُوا بِحَرْبٍ مِّنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَإِن تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُؤُوسُ أَمْوَالِكُمْ لَا تَظْلِمُونَ وَلَا تُظْلَمُونَ (البقرۃ: 278-279)

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ سے ڈرو اور سود میں سے جو باقی ہے چھوڑ دو، اگر تم مومن ہو۔ پھر اگر تم نے یہ نہ کیا تو اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے بڑی جنگ کے اعلان سے آگاہ ہو جاؤ، اور اگر توبہ کر لو تو تمہارے لیے تمہارے اصل مال ہیں، نہ تم ظلم کرو گے اور نہ تم پر ظلم کیا جائے گا۔

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

لَعَنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آكِلَ الرِّبَا، وَمُوكِلَهُ، وَكَاتِبَهُ، وَشَاهِدَيْهِ، وَقَالَ: هُمْ سَوَاءٌ (صحیح مسلم، المساقاۃ: 1598)

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے والے، سود کھلانے والے، سود لکھنے والے، اور سود کے گواہ بننے والوں پر لعنت فرمائی ہے، اور فرمایا: یہ سب (گناہ میں) برابر ہیں۔

اس لیے سود لینے والے شخص پر واجب ہے کہ کہ وہ فورا سودی معاملات سے توبہ کرے، جو کچھ ہو چکا اس پر ندامت کا اظہار کرے، اور پختہ عزم کرے کہ آئندہ کوئی بھی حرام ذریعہ آمدن اختیار نہیں کرے گا۔

سودی مال کو اپنے پاس رکھنا اور استعمال میں لانا جائز نہیں ہے۔ اس لیے وہ رب کے حضور سچی توبہ کرتے ہوئے گائے کسی مسکین، فقیر، کسی یتیم یا بیوہ عورت کو دے دے۔ اگر کوئی مقروض شخص اپنا قرض ادا نہیں کر سکتا اس کو بھی یہ گائے دی جا سکتی ہے تاکہ وہ اپنا قرض ادا کر لے۔

لیکن یاد رہے! کہ جب وہ یہ گائے کسی فقیر، مسکین کو دے گا، تو صدقے کی نیت نہیں کرے گا؛ کیوں کہ اللہ تعالی حرام مال قبول نہیں کرتا۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّ اللهَ طَيِّبٌ لَا يَقْبَلُ إِلَّا طَيِّبًا (صحیح مسلم، الزکاۃ: 1015).

اے لوگو! بلاشبہ اللہ تعالی پاک ہے، اور پاکیزہ مال ہی قبول کرتا ہے۔

لہذا حرام مال خرچ کرتے وقت یہ نیت ہوگی کہ وہ گناہ سے چھٹکارا حاصل کرنا چاہتا ہے اور اپنے مال کو سود سے پاک کرنا چاہتا ہے۔

واللہ أعلم بالصواب

محدث فتویٰ کمیٹی

شیخ عطاء الرحمن علوی